موب لنچنگ (ہجومی تشدد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب ذوالجلال نے انسانی فطرت کچھ عجیب سی بنائی ہے، وہ کبھی پارسائی میں ترقی کرتا ہے تو فرشتوں کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے، اور کبھی حیوانیت پر اترتا ہے تو درندوں کو شرمندہ کرتا ہے، پھر اپنے چشم فلک نے ایسے خونچکاں منظر دیکھے ہیں جس میں انسان نما حیوان بربریت اور ظلم کا ننگا ناچتا ہے، طبع انسانی یوں تو پانی کے ایک ایک قطرے کی حفاظت کی سرشت پر مجبور...... ہے؛ مگر جب اس پر دورِ جنوں پڑتا ہے اور حیوانیت کے جذبے ابھرتے ہیں تو وہ حیوانوں کے نہیں، انسان کے خون سے ہولی کھیلنے تک کا روادار ہوجاتا ہے۔

پچھلے دنوں ہندوستان میں موب لنچنگ کی وارداتِ بد کی جو نوبتیں دیکھی جارہی ہیں وہ بربریتِ انسانی کے اسی سلسلۂ بد کی ایک منحوس کڑی ہے، موب لنچنگ کا خلاصہ اگر کہوں تو مختصر اور ٹھیٹ الفاظ میں یوں کہہ سکتا ہوں کہ انسان میں چھپا ہوا حیوانی طاغوت بیدار ہوکر کسی نہتے انسان کے خون کا پیاسا ہوجائے اور تب تک یہ جذبۂ حیوانیت سرد نہ پڑے جب تک اس نہتے انسان پر سفاکیت کا مظاہرہ نہ کرے، ایک شریف الطبع انسان خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو؛ اگر وہ اس قسم کی واردات کو بچشم خود دیکھتا ہے تو اس کا ضمیر کچھ گھڑیوں کے لیے انسانیت پر شرمندہ و نادم ضرور ہوتا ہے، آج کے جدید ترقی یافتہ ٹیکنالوجی کے دور میں جبکہ مغربیت اپنی تہذیب کے قلابے قائم کرتے نہیں تھکتی، اس قسم کی موب لنچنگ کی واردات تہذیب نو کی کامیابی کے کھوکھلے پن کو ''وا'' کرتی ہے، اسلام دشمن طاقتوں

کی موب لنچنگ درحقیقت آج تک اسلام کے دامن شفاف پر لگائے ہوئے بے جا داغوں کا دندان شکن جواب ہے، میرا ان ترقی یافتہ اقوام وملل کے موب لنچنگ کرنے والوں سے یہ سوال ہے کہ کل تک اسلام کی اشاعت کو شمشیر کی رہین منت کون قرار دے رہا تھا؟؟؟

ماہتاب اسلام کی شفافیت کو بے جا اعتراض کے تھوک سے داغدار کرنے کی پنچ اور سطحی حرکت کس سے سرزد ہو رہی تھی؟؟؟

اہل اسلام کے اس چیلنج پر کہ تاریخ کے اوراق میں اس کی دور دور تک ایک آدھ مثال بھی اگر عالم اسلام میں ملتی ہو تو اس کو پیش کرو، آپ کی مجموعی طاقت بھی اب تک اس کی ایک مثال پیش نہیں کر پائی؛ مگر ہاں تمہاری حیوانیت کی ایک مکمل تاریخ ہمارے ہاتھوں میں پچھلے دنوں بھی تھی، اور آج موب لنچنگ کی حیوانیت نے اس تاریک تاریخ پر مزید چار داغ لگا دیے ہیں۔

برادران من! موب لنچنگ مغربیت اور تہذیب نو کی شکست و ہزیمت کی ایک تازہ ترین مثال ہے، اپنی تہذیب کے تئیں تعریف کرتے نہ تھکنے والے ویسٹرن کلچر کے دلدادؤں کے منہ پر یہ موب لنچنگ ایسا زبردست طمانچہ ہے کہ اس کے بعد انہیں عزت سے منہ اٹھانے کا دقیقہ تک نہیں ملنا چاہیے۔

اب آیئے! آئینۂ اسلام میں ہم اس صورت بد کا جائزہ لیں، اسلام کسی انسان پر تو کجا، حیوان پر بھی بے وجہ اس طرح کے ظلم کی اجازت نہیں دیتا، دنیا و آخرت میں پر امن ہدایت یافتہ مومن کے لیے ایمان کے ساتھ ساتھ ستم ظریفی سے خود کو بچانا قرآن میں شرط

اولین قرار پایا ہے، ’’الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم إلخ‘‘ مذہب اسلام کی حقانیت چہار دانگ عالم کے افق پر اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ چمکتی و دمکتی ہونے کے باوجود اسلام اپنے پیروکاروں کو اس کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ کسی سے اپنے مذہب کی صداقت کا اقرار کرائیں، ’’لا اکراہ في الدین فد تبین إلخ‘ ایمان کے سلسلے میں کسی پر زبردستی نہیں، یہ دفتر حق وصداقت اور کتابِ رشد وہدایت کھلی پڑی ہے، جس کا جی چاہے اسے اپنائے اور جس کا جی چاہے اس سے گریز کرے۔

حضرات میں سچ بتاؤں! اس وقت ہندوستان کے جس ماحول میں موب لنچنگ کی واردات کانوں اور آنکھوں سے ٹکرا رہی ہیں، درحقیقت محروم تکمیلِ ہندوئیت کے احساس کمتری سے ناشی ایک ’’ری ایکشن‘‘ ہے، ہندوستان کے مختلف اقوام وملل کو ہندوئیت کے ڈگر پر لانے کا شیخ چلی کا خواب دیکھنے والے ہندو کو جب اپنے مذہب کے نقائص نظر آئے، اسلام کی تابانی کے مقابلے میں ہندوئیت کی پھیکی اور بدمزہ تعلیمات کا حقیقی احساس ہوا تو اپنے لگائے ہوئے نعروں سے پیچھے نہ ہٹ سکنے اور اس نامکمل نعرے کو آگے نہ بڑھا پانے کی بوکھلاہٹ کی بنا پر موب لنچنگ ظلم وبربریت کی صورت میں گلی گلی نگر نگر نظر آ رہی ہے۔

ان نادانوں سے میں اپیل کروں گا کہ چاند سی تابانی اگر آپ کے دامن میں نہیں تو چاند کے دامن کو اپنے لیے جائے پناہ بنائیے، بندے کی طرف سے برملا اسلام کے حسن کو جانچنے کی دعوت ہے، اندھا دھند نہیں، موب لنچنگ کے سہارے نہیں، اپنی درونی نظر سے تعلیمات اسلامی کی گہرائی کا اندازہ کیجیے، تعصب کے جملہ خس وخاشاک کو اپنے دامن سے

جھاڑ دیجیے، اور منصفانہ نظر اپنے رب کی بھیجی ہوئی تعلیمات پر ڈالیے؛ اگر آپ کا ضمیر اس کی حقانیت کا درون سے اعتراف کرے، میری دعا ہے اللہ آپ کو ان خوش قسمتوں میں سے بنائے، تو کم از کم اسلامیت کے پلیٹ فارم سے اس کا اعتراف کریں، اور اپنی دنیوی واخروی کامیابی کا مژدہ لے کر رخصت ہوئیے؛ ورنہ اس موب لنچنگ پر تو بندہ مزید کچھ کہنے کی تاب نہیں رکھتا، ایک شعر سنا کر میں اپنی جگہ لیتا ہوں شاید یہ اس حیوانیت کی صحیح تصویر کشی کر سکے۔

ٹوٹی ہوئی بانس میں بھی بس لیتا ہے　　　بھوکا ہو تو کچھ روز ترس لیتا ہے
اس پر بھی نہیں ڈسا کسی سانپ کو سانپ　　　انسان مگر انسان کو ڈس لیتا ہے

وما علینا الا البلاغ